Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم بدھ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۸ رمضان ۱۳۹۷ھ ۲۴ ظہور ۱۳۵۶ہش ۲۴ اگست ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۹۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ ظہور۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا بے نیاز ہے اسے صادق مومن کے سوا اور کسی کی پرواہ نہیں ہوتی

نیکی وہی ہے جو خدا کی گرفت آنے سے قبل کی جائے۔ بعد از وقت دعا قبول نہیں ہوتی

"خدا بے نیاز ہے اسے صادق مومن کے سوا اور کسی کی پرواہ نہیں ہوتی۔ اور بعد از وقت دعا قبول نہیں ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے مہلت دی ہے اُس وقت اسے راضی کرنا چاہیئے۔ لیکن جب اپنی سیہ کاریوں اور گناہوں سے اسے ناراض کر لیا اور اس کا غضب اور غصہ بھڑک اُٹھا اُس وقت عذابِ الٰہی کو دیکھ کر توبہ اور استغفار شروع کی اس سے کیا فائدہ ہو گا جب سزا کا فتویٰ لگ چکا۔

یہ ایسی بات ہے کہ جیسے کوئی شہزادہ بھیس بدل کر نکلے اور کسی دولتمند کے گھر جا کر روٹی یا کپڑا یا پانی مانگے اور وہ باوجود مقدرت ہونے کے اس سے مسخری کریں اور دھکے مار کر نکال دیں اور وہ اسی طرح سارے گھر پھرے لیکن ایک گھر والا اپنی چارپائی دے کر بٹھائے اور پانی کی بجائے شربت اور خشک روٹی کی بجائے پلاؤ دے اور پھٹے ہوئے کپڑوں کی بجائے اپنی خاص پوشاک اس کو دے تو اب تم سمجھ سکتے ہو کہ وہ چونکہ در اصل تو بادشاہ تھا اب ان لوگوں سے کیا سلوک کرے گا۔ صاف ظاہر ہے کہ ان کمبختوں کو جنہوں نے باوجود مقدرت ہونے کے اس کو دھتکار دیا اور اس سے بدسلوکی کی سخت سزا دے گا اور اس غریب کو جس نے اس کے ساتھ اپنی ہمت اور طاقت سے بڑھ کر سلوک کیا وہ دیگا جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا۔ اسی طرح حدیث میں آیا ہے کہ خدا کہے گا میں بھوکا تھا مجھے کھانا نہ دیا۔ میں ننگا تھا مجھے کپڑا نہ دیا۔ میں پیاسا تھا مگر مجھے پانی نہ دیا۔ وہ کہیں گے کہ یا ربّ العٰلمین کب؟ وہ فرمائے گا فلاں جو میرا حاجتمند بندہ تھا اس کو دینا ایسا ہی تھا جیسا مجھ کو۔ اور ایسا ہی ایک شخص کو کہے گا کہ تُو نے روٹی دی کپڑا دیا۔ وہ کہے گا کہ تو تو ربّ العٰلمین ہے تُو کب گیا تھا کہ مَیں نے دیا تو پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ فلاں بندہ کو دیا تھا۔

غرض نیکی وہی ہے جو قبل از وقت ہے۔ اگر بعد میں کچھ کرے تو کچھ فائدہ نہیں خدا وہ نیکی قبول نہیں کرتا جو صرف فطرت کے جوش سے ہو کشتی ڈوبتی ہے تو سب روتے ہیں مگر وہ رونا اور چلّانا چونکہ تقاضائے فطرت کا نتیجہ ہے اس لئے اس وقت سُود مند نہیں ہو سکتا اور وہ اس وقت مفید ہے جو اس سے پہلے روتا ہے جبکہ امن کی حالت ہو"۔ (الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۲ء)

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں:۔

چند دن ہوئے کراچی سے اطلاع آئی تھی کہ عزیزم سید نسیم احمد شاہ صاحب جو حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کے چھوٹے بھائی ہیں دل کے عارضہ سے شدید بیمار ہو گئے ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ بھی ان کی عیادت کے لئے کراچی تشریف لے گئی ہیں۔ آج ان کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ پہلے کی نسبت کچھ افاقہ ہے لیکن ابھی تک حالت قابلِ فکر ہے لہذا موصوفہ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ عزیز کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور لمبی فعال اور صحت والی خوبیوں سے معمور پاکیزہ زندگی عطا فرمائے۔ آمین

ماہِ رمضان کی برکات حاصل کرنے کا اہتمام فرمائیے

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ سے ثابت ہے کہ صدقہ و خیرات اور ماہِ رمضان کا گہرا تعلق ہے۔ آپ بھی تحریک جدید کا چندہ کُلّی طور پر اس مبارک مہینہ میں ادا فرما کر دوہرا ثواب حاصل کیجئے۔

امسال بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں انشاء اللہ تعالیٰ ۱۴ ستمبر ۱۹۷۷ء یعنی ۲۹ رمضان المبارک کو دعائیہ فہرست پیش کی جائے گی۔

آپ بھی اپنے محبوب امام ایدہ اللہ کی دعاؤں سے مستفیض ہونے کی سعی بلیغ فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

وکیل المال اول تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبد الحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۴ ظہور ۱۳۵۶ ہش

۲۴ اگست ۱۹۷۷ء

خدائی جماعت کے افراد کا ایک بنیادی خلق

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو بار بار اور تاکیداً اللہ، رسول ؐ اور اولوالامر کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

"یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ" (النساء آیت ۶۰)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور اپنے میں سے صاحب امر ہستیوں کی اطاعت کرو۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اللہ کی اطاعت کا الگ حکم دیا ہے اور اس کے بعد رسول اور اولوالامر کی اطاعت کا ایک ساتھ حکم دیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ رسول کی اطاعت میں، لازمی طور پر اولوالامر کی اطاعت بھی شامل ہے اور ان کی اطاعت بھی اتنی ہی ضروری ہے جتنی کہ خود رسول ؐ کی اطاعت ضروری ہے۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اولوالامر سے کون سی ہستیاں مراد ہیں؟ سو ان سے مراد بدرجہ اولیٰ وہ خلفاء ہیں جو رسول ؐ کی وفات کے بعد ان کے جانشین کی حیثیت سے خدائی تصرف کے ماتحت مسندِ خلافت پر متمکن ہوتے ہیں۔ رسول ؐ کی وفات کے بعد تنفیذ وحی الٰہی کا فریضہ خلیفۂ وقت اور اس کے قائم کردہ نظام کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اُس وقت رسول ؐ کی اطاعت میں خلیفۂ وقت کی اطاعت بھی شامل ہو جاتی ہے۔ اور رسول کی اطاعت (جس میں خلیفۂ وقت کی اطاعت بھی شامل ہے) کا وہ مقام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے خود اپنی اطاعت قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

"مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ" (النساء آیت ۸۱)

ترجمہ: جو رسول کی اطاعت کرے (تو سمجھو کہ) اس نے اللہ ہی کی اطاعت کی۔

الغرض قرآن مجید کی رو سے بیک وقت اللہ، رسول ؐ اور خلیفۂ وقت تینوں کی اطاعت ازبس ضروری ہے۔ اس کے بغیر اطاعت کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اطاعت پر اس قدر زور دینے کی وجہ بھی بیان فرمائی ہے اور وجہ یہ ہے کہ اطاعت کے بغیر مومنوں کو نہ پاکیزگی اعمال میسر آ سکتی ہے اور نہ ان کا جماعتی اتحاد ہی برقرار رہ سکتا ہے۔ جہاں تک اطاعت کے ذریعہ پاکیزگی اعمال کے حصول کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ جو لوگ اطاعت کے دائرے سے باہر ہو کر اپنے طور پر نیک اعمال بجا لاتے ہیں وہ اعمال حبط ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے:۔

"یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَکُمْ" (محمد آیت ۳۴)

ترجمہ: اے ایمان لانے والو! اللہ اور اس کے رسول ؐ کی اطاعت کرو اور (اطاعت سے روگردانی کر کے) اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو۔

اعمال اکارت جانے کا صاف اور واضح مطلب یہ ہے کہ اللہ، رسول ؐ اور خلیفۂ وقت کی اطاعت سے باہر ہونے والوں اور بغاوت کا طریق اختیار کرنے والوں کی عاقبت کبھی محمود نہیں ہو سکتی اسی لئے اللہ تعالیٰ نے خبردار فرمایا:۔

"وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَتَعَدَّ حُدُوْدَہٗ یُدْخِلْہُ نَارًا خَالِدًا فِیْھَا وَلَہٗ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ" (النساء آیت ۱۵)

ترجمہ:۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کی مقرر کردہ حدود سے آگے نکل جائے گا اسے وہ آگ میں داخل کرے گا جس میں وہ ایک لمبے عرصہ تک رہتا چلا جائے گا اور اس کے لئے رسوا کرنے والا عذاب مقدر ہے۔

اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے اللہ اور رسول کی اطاعت کرنے والوں کو عظیم الشان کامیابی کی بشارت دی ہے چنانچہ فرماتا ہے:۔

"وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا" (الاحزاب آیت ۷۲)

ترجمہ: اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ بے شک بڑی کامیابی حاصل کرے گا۔

اور پھر اُس فوزِ عظیم کی وضاحت کرتے ہوئے مزید فرماتا ہے:۔

"وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یُدْخِلْہُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا" (النساء آیت ۱۴)

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے انہیں وہ ان باغوں میں جن کے اندر نہریں بہتی ہوں گی داخل کرے گا اور وہ ان میں رہتے چلے جائیں گے۔

یہ سب آیات جو ہم نے اوپر درج کی ہیں اس امر پر شاہد ناطق ہیں کہ پاکیزگی اعمال یعنی تقویٰ و طہارت کا حصول اللہ اور اس کے رسول اور خلیفۂ وقت کی اطاعت پر منحصر ہے۔ اطاعت ہی وہ بنیادی خلق ہے جس کے نتیجہ میں انسان جنت میں داخل ہونے کے قابل بنتا ہے اور اس سے روگردانی اسے دوزخ میں پہنچانے کا موجب بنتی ہے۔

جہاں تک جماعتی اتحاد کے تعلق نیز اللہ، رسول ؐ اور خلیفۂ وقت کی اطاعت کی بنیادی اہمیت کا تعلق ہے وہ اسی درجہ ظاہر و باہر ہے کہ اس کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ جب اللہ اور رسول ؐ اور خلیفۂ وقت کی اطاعت کو لازم پکڑنے سے پوری کی پوری جماعت ایک ہی ہاتھ پر اٹھنے اور ایک ہی ہاتھ کے اشارہ پر بیٹھنے کی عادی ہو جائے تو اس کے اتحاد کا مضبوط سے مضبوط تر ہونا ایک قدرتی امر ہے۔ تاہم اگر ہم قرآنی ہدایات کی روشنی میں اس امر کا جائزہ لیں تو اللہ، رسول اور خلیفۂ وقت کی اطاعت کے نتیجہ میں جماعتی اتحاد کا مضبوط سے مضبوط تر ہونا دو اور دو چار کی طرح عیاں ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ جب بھی کوئی جماعت اللہ، رسول اور خلیفۂ وقت کی اطاعت کو لازم پکڑے گی تو پھر اس کے لئے یہ ممکن ہی نہ ہو گا کہ وہ خدا اور رسول ؐ کے احکامات اور فرمودات سے ذرہ بھر بھی انحراف کر سکے۔ ان احکامات میں باہم متحد رہنے اور تفرقہ سے بچنے کا تاکیدی حکم بھی شامل ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا" (آل عمران آیت ۱۰۴)

ترجمہ: اور تم سب کے سب اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو اور اللہ کا احسان جو اُس نے تم پر کیا ہے اس کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں اُلفت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے۔

باہم متحد رہنے کا تاکیدی حکم دینے کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے خاص خدا، رسول ؐ اور خلیفۂ وقت کی اطاعت کا ذکر کر کے بتایا ہے کہ اس اطاعت کا ایک لازمی تقاضا یہ ہے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ جھگڑا نہ کرو بلکہ باہم متحد رہو۔ اگر تم ایسا نہ کرو گے یعنی باہمی جھگڑے اور فساد کو اپنا وطیرہ بناؤ گے تو اللہ، رسول اور خلیفۂ وقت کی اطاعت سے باہر ہو جاؤ گے اور تمہاری طاقت زائل ہو کر رہ جائے گی چنانچہ فرماتا ہے:۔

"وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْھَبَ رِیْحُکُمْ" (الانفال آیت ۴۷)

ترجمہ: اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہا کرو اور آپس میں اختلاف نہ کیا کرو اگر ایسا کرو گے تو دل چھوڑ بیٹھو گے اور تمہاری طاقت جاتی رہے گی۔

ان سب آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ، رسول اور خلیفۂ وقت کی اطاعت وہ بنیادی خلق ہے جس کے نتیجہ میں ایک خدائی جماعت کے افراد پاکیزگی اعمال اور اتحاد میں روز بروز ترقی کر کے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں اور بالآخر حق و صداقت کو دنیا میں غالب کر کے اپنے مقصد کو پا لیتے ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اطاعت پر بہت زور دیا ہے، اطاعت کو لازم پکڑنے والوں کے لئے فوز و فلاح اور حصولِ جنت کی ضمانت دی ہے اور اطاعت سے روگردانی اختیار کرنے والوں کو حبطِ اعمال اور عذابِ جہنم کی وعید سے ڈرایا ہے۔

درخواست دعا

جماعت احمدیہ گلاسگو (سکاٹ لینڈ) کے سابق پریذیڈنٹ مکرم ایوب احمد خان صاحب بوجہ کینسر شدید بیمار ہیں۔ آپ سلسلہ عالیہ کی خدمت اور خصوصاً مالی اعانت میں ہمیشہ پیش پیش رہے ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے شفاء عطا فرمائے۔

(منور احمد (گلاسگو) ابن چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک ــ حصولِ برکات کا مہینہ

(محترمہ امۃ الحلیم زاہدہ صاحبہ ایم۔اے اہلیہ شیخ محمد نعیم صاحب شاہد مقیم گکھڑ ضلع گوجرانوالہ)

ماہ رمضان المبارک اپنے تمام تر فضائل و برکات کے ساتھ ہمارے درمیان رواں دواں ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایک بار پھر ہمیں موقع فراہم کیا ہے کہ ہم ان مبارک ایام میں اپنی کمزوریوں، کوتاہیوں اور لغزشوں پر اس کے حضور گڑگڑا کر مغفرت طلب کریں اور صدق دل سے آئندہ کے لئے اُن سے بچنے کا عہد کریں تا ہم اس کی حقیقی رضا حاصل کر سکیں اور اس کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے ہمارا انجام بخیر ہو۔ اللّٰھم آمین

ہمارے پیارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:۔

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

(صحیح بخاری باب فضل لیلۃ القدر)

کہ جو شخص خلوصِ نیت سے ایمان اور ثواب کی خاطر رمضان کے روزے رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

حدیث قدسی ہے:۔

اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اُجْزٰی بِهٖ۔

گویا اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں مومنوں کو بشارت دی کہ روزہ میرے لئے ہے اور اس کی جزا میں خود ہوں۔

ان بابرکت ایام میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے رحمت اور برکت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ وہ خود چاہتا ہے کہ کوئی مجھ سے مانگے اور میں اُسے دوں۔ کثرت سے دعائیں ان ایام میں قبولیت کا شرف پاتی ہیں۔ حدیث شریف میں ہے:۔

اِنَّ فِیْ رَمَضَانَ یُنَادِیْ مُنَادٍ بَعْدَ الثُّلُثِ الْاَوَّلِ اَوْ ثُلُثِ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ اَلَا سَائِلٌ یَسْئَلُ فَیُعْطٰی اَوْ مُسْتَغْفِرٌ یَسْتَغْفِرُ فَیُغْفَرُ لَهٗ۔ اَلَا تَائِبٌ یَتُوْبُ فَیَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَیْهِ۔

کہ رمضان کی ہر رات کے آخری حصہ میں ایک پکارنے والا (فرشتہ) پکارتا ہے کہ کیا کوئی سوالی ہے کہ اسے دیا جائے؟ کیا کوئی مغفرت چاہنے والا ہے کہ اس کے گناہ معاف کئے جائیں؟ اور کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اس کی توبہ قبول کی جائے؟

ایک اور حدیث میں ہے:۔

اِذَا جَآءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ۔

کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

انسان کی زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے گزشتہ سال اس ماہ کے فیوض و برکات کو حاصل کیا اور عبادات کی توفیق پائی مگر افسوس کہ ان کی عمر نے وفا نہ کی اور اس رمضان کی آمد سے قبل ہی وہ اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔ سو ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ اے اللہ ہم نے جو اس مہینہ کو پایا ہے تو ہمیں اتنی توفیق دے کہ اس میں عبادت کا حق ادا کر سکیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مناسب ہے کہ ایسا انسان جو دیکھے کہ روزہ سے محروم رہا جاتا ہوں تو دعا کرے کہ تیرا پاک مہینہ ہے میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال رہوں یا نہ رہوں یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ اسلئے اُس سے توفیق طلب کرے مجھے یقین ہے کہ ایسے قلب کو خدا طاقت بخش دے گا۔ ...... جو شخص کہ روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت بھی دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا۔ اُس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے۔ بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ خدا تعالےٰ ہرگز اُسے ثواب سے محروم نہ رکھیگا۔"

(الحکم ۱۰ر دسمبر ۱۹۰۲ء)

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

"رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے۔ دعاؤں کا مہینہ ہے۔ میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اللہ تعالےٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔"

(الحکم ۲۴ر جنوری ۱۹۰۱ء)

ہمارے پیارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ رمضان سے قبل شعبان کے مہینے سے ہی اس کی تیاری شروع فرما دیتے۔ اُمت کیلئے بکثرت دعائیں فرماتے کہ اللہ تعالےٰ اس اُمت کو رمضان کے روزے پوری شرائط کے ساتھ رکھنے اور اس کی جملہ عبادات بجا لانے کی توفیق دے۔ ایک مرتبہ صحابہ کرامؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"لوگو! تمہارے پاس عظمت اور برکت والا مہینہ آرہا ہے اس میں ایک ایسی رات آتی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر اس مہینے کے روزے فرض کئے ہیں۔ رات کا قیام نفل قرار دیا ہے۔ اس میں نفلی عبادت کا ثواب دوسرے ایام کی فرض عبادات کے برابر ہے۔ یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ یہ مہینہ باہمی ہمدردی اور غمخواری کا مہینہ ہے۔ اس میں مومن کا رزق بڑھتا ہے۔ جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اس کے گناہ بخشے جائیں گے اور وہ آتشِ دوزخ سے نجات پائے گا بغیر اس کے کہ اُس روزہ دار کے ثواب سے کچھ کم کیا جائے۔" (مشکوٰۃ)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم نہ صرف اس مہینہ میں برکات کے حصول اور مقبول عبادات کی توفیق اس سے مانگیں بلکہ یہ دعا بھی بکثرت کریں کہ اے ہمارے مولا! تو ہمیں لیلۃ القدر کی بابرکت گھڑی پانے کی سعادت و توفیق بھی عطا فرما۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

"لیلۃ القدر میں آنیوالی گھڑی سے وہی فائدہ اُٹھائے گا جو اپنے اعمال کی رُو سے اُس کا مستحق ہوگا۔ ... یہ لیلۃ القدر ہر انسان کے لئے نہیں ہے بلکہ اسی کے لئے ہے جو خود اسے اپنے لئے پیدا کرتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ر اپریل ۱۹۲۶ء)

یہ بابرکت رات جسے ایک ہزار مہینوں پر فوقیت دی گئی ہے اس کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: مَنْ حُرِمَ خَیْرَھَا فَقَدْ حُرِمَ کہ جو شخص اس کی خیر و برکت سے محروم رہا اس کی بدقسمتی میں کوئی شک نہیں۔

ایک بار حضرت عائشہؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر میں لیلۃ القدر کی مبارک گھڑی پالوں تو کیا دعا کروں؟ آپؐ نے فرمایا یہ دعا کرو:۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔

(ترمذی کتاب الدعوات)

کہ اے میرے اللہ! تو بہت درگزر کرنے والا ہے اور درگزر کرنے کو پسند فرماتا ہے پس تو میرے گناہ معاف فرما دے۔

پس اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس ماہ کے فیوض و برکات سے کما حقہٗ فائدہ اُٹھائیں اور اس کے فضلوں اور انعامات کو جذب کرتے ہوئے اس کی حقیقی رضا حاصل کرنے والے ہوں۔ آمین ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت پیر مظہر الحق صاحبؓ مرحوم کا ذکرِ خیر

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مربی سلسلہ احمدیہ)

میرے خسر حضرت پیر مظہر الحق صاحب کا انتقال مورخہ ۱۶؍جون ۷۷ء کو ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم ۱۸۸۸ء میں لدھیانہ شہر میں اس مکان میں پیدا ہوئے جہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۳؍مارچ ۱۸۸۹ء میں بیعت اولیٰ لی اور اسی وجہ سے یہ مکان دار البیعت کے نام سے موسوم ہوا۔ یہ مکان حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ کی ملکیت تھا۔ آپ صوفی صاحب موصوف کے پوتے تھے اور حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحبؓ کے بیٹے تھے۔ موجد قاعدہ یسرنا القرآن حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ آپ کے چچا تھے۔ اس نسبت سے حضرت مولانا نور الدینؓ خلیفہ اول آپ کے پھوپھا تھے اور ہمارے استاد علامہ حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کی بیگم صاحبہ مرحومہ صالحہ بیگم صاحبہ آپ کی چچازاد ہمشیرہ تھیں اور حضرت مصلح موعودؓ کی حرم حضرت امۃ الحی صاحبہ مرحومہ آپ کی پھوپھی زاد ہمشیرہ تھیں۔ آپ صحابی ابن صحابی ابن صحابی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کی ۳۱۳ کی فہرست میں چھبیسویں ۲۶ نمبر پر اس طرح لکھا ہوا ہے:-

"پیر افتخار احمد صاحب
مع اہل بیت"

(۲)

پیر مظہر الحق صاحب کے والد ماجد حضرت پیر افتخار احمد صاحب ایک گوشہ نشین بزرگ اور انتہائی درجے کی سادہ زندگی بسر کرنے والے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے متعلق ازالہ اوہام کے ص۸۱۳ پر تحریر فرمایا ہے:-

"یہ جوان صالح میرے مخلص اور محب صادق حاجی حرمین شریفین منشی احمد جان صاحب مرحوم و مغفور کے خلف الرشید ہیں اور بمقتضائے الولد سرٌّ لابیہ تمام محاسن اپنے والد بزرگوار کے اپنے اندر جمع رکھتے ہیں اور وہ مادہ ان میں پایا جاتا ہے جو ترقی کرتا کرتا فانیوں کی جماعت میں انسان کو داخل کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ روحانی غذاؤں سے ان کو حصۂ وافر بخشے اور اپنے عاشقانہ ذوق و شوق سے سرمست کرے۔ آمین ثم آمین۔"

پھر صفحہ ۷۹۳ پر حضرت صوفی احمد جان صاحب کے متعلق لکھتے ہوئے تحریر فرمایا ہے:-

"آپ کا صاحبزادہ کلاں حاجی افتخار احمد صاحب آپ کے قدم پر اس عاجز سے کمال درجہ کا اخلاص رکھتے ہیں اور آثارِ رشد و صلاح و تقویٰ ان کے چہرہ پر ظاہر ہیں۔ وہ باوجود متوکلانہ گزارہ کے اول درجہ کی خدمت کرتے ہیں اور دل و جان کے ساتھ اس راہ میں حاضر ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو ظاہری اور باطنی برکتوں سے متمتع کرے۔"

پیر صاحب موصوف ایک لمبے عرصہ تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خطوط نویس رہے اور اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ڈاک کی خدمت اپنی عمر کے بڑے حصے میں بجا لاتے رہے اور اسی سے ریٹائر ہوئے۔

(۳)

حضرت پیر مظہر الحق صاحب کے مزاج میں تصوف کا رنگ ان کے خاندانی بزرگوں کی وجہ سے غالب تھا۔ تلاوت قرآن کریم اور ذکر الٰہی میں اکثر وقت گزرتے۔ مثنوی مولانا رومؒ کے بہت سے اشعار ان کو حفظ تھے۔ جنہیں بڑے والہانہ انداز سے اور ترنم کے ساتھ پڑھتے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی کلام کا اکثر حصہ ان کو ازبر تھا وہ عشق و محبت کے انداز سے پڑھتے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشفقانہ توجہات کا مرکز تھے چنانچہ جب حضرت پیر افتخار احمد صاحب لدھیانہ سے ہجرت کر کے قادیان آئے تو آپ کے لئے ایک کوٹھڑی حضرت اقدسؑ کے گھر میں ہی تھی۔ (تاریخ احمدیت جلد دوم)

اس قرب اور پڑوس کی وجہ سے پیر مظہر الحق صاحب کا حضور علیہ السلام کے صاحبزادگان سے تعلق بہت زیادہ ہو گیا۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئی مرتبہ آپ کو اپنے رومال سے پیسے کھول کر دیئے۔ پیر صاحب نے کئی مرتبہ حضرت اقدسؑ کو وضو کیلئے لوٹے میں پانی بھر کر دیا اور کئی دفعہ حضورؑ کو وضو کروایا۔ حضورؑ کا عصائے مبارک اُٹھا کر حضورؑ کے ہاتھ میں دیا۔ حضور اقدسؑ کی خدمت میں کئی مرتبہ پانی پیش کیا۔ حضورؑ کا عمامہ مبارک دھوپ میں خشک کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

پیر صاحب پرائمری درجہ میں پڑھتے تھے۔ ایک دن سکول سے واپس گھر آئے تو مسجد مبارک قادیان کی تنگ سیڑھیوں سے اُوپر حضورؑ کے مکان کے اُس حصہ میں داخل ہونے لگے جو حضورؑ نے اُن کے والد کو دے رکھا تھا تو وہاں پر ایک سپاہی نے ان کو روک لیا اور سکول کا بستہ بھی لے لیا اور اندر نہ جانے دیا کیونکہ اندر لیکھرام کے قتل کی وجہ سے پولیس افسران تلاشی کیلئے آئے ہوئے تھے۔ اس بستہ کی بھی تلاشی لے لی گئی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ ہمارے گھر کا بچہ ہے، اس پر ان کو اندر جانے دیا گیا۔

پیر صاحب حضرت مصلح موعودؓ خلیفۂ ثانیؓ کے تقریباً ہم عمر تھے اور اکٹھے رہنے کی وجہ سے حضور کے دوست تھے۔ کئی دفعہ پیر صاحب نے حضورؓ کو اپنے ہاتھ سے پکا ہوا شکار پیش کیا۔ اگر پیر صاحب کی آنکھیں دُکھنے آ جاتیں تو حضرت اماں جانؓ کو حضور اقدسؑ دوائی دیتے کہ مظہر الحق کی آنکھوں میں ڈال آئیں۔ اس دوائی کی برکت ہی تھی کہ آپ کی نظر آخر عمر تک اچھی رہی۔ پیر صاحب کو بیسیوں مرتبہ حضرت اقدسؑ کا تبرک کھانے کا شرف حاصل ہوا۔

پیر صاحب نے اپنے چچا حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ سے کتابت کا کام سیکھا اور اس کے ساتھ ہی آپ نے سنگسازی کا کام بھی سیکھ لیا۔ اس طرح آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی کتابت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ چنانچہ حضورؑ کی کتاب چشمہ معرفت کی آپ نے کتابت کی اور اس کے پروفوں میں جو غلطیاں چھپ گئی تھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی تصحیح فرمائی اور پیر صاحب نے ان کی تصحیح فرمائی اور پیر صاحب نے سنگسازی کا کام سیکھنے کی وجہ سے ان کو درست کیا۔ چنانچہ پیر صاحب کے لڑکوں کے پاس چشمہ معرفت کا ایک پروف موجود ہے جس پر حضرت اقدسؑ نے تصحیح فرمائی ہوئی ہے۔ عاجز راقم نے خود یہ پروف دیکھا ہے جو بطور تبرک کے محفوظ رکھا گیا ہے۔

چشمہ معرفت کے ٹائیٹل طبع اول پر سادہ بیل بوٹے بنے ہوئے ہیں وہ پیر صاحب نے ازراہِ محبت بنا دیئے جس پر حضرت اقدسؑ نے خوش ہو کر پیر صاحب کو ایک روپیہ انعام عطا فرمایا۔

حضرت مصلح موعودؓ پیر صاحب کے بچپن کے دوست ہونے کی وجہ سے آپ سے محبت و انس رکھتے تھے اور تقریباً ہر سال پیر صاحب کو ایک کوٹ عنایت فرمایا کرتے تھے جو پیر صاحب پہنتے تھے۔ اس وقت بھی حضرت مصلح موعودؓ کے چار کوٹ پیر صاحب کے بیٹوں کے پاس موجود ہیں جو بطور تبرک کے محفوظ ہیں۔

آپ نے صدر انجمن احمدیہ کے مختلف دفاتر میں نہایت محنت، وفاداری اور اخلاص سے کام کیا۔

آپ کو جوانی میں کرکٹ کھیلنے کا بہت شوق تھا۔ کرکٹ کے اچھے بیٹسمین تھے۔ آپ کو نئی چیزیں بنانے کا بھی شوق تھا چنانچہ آپ نے مظہر انک فیکٹری کے نام پر مندرجہ ذیل سیاہیاں بنائیں۔

"مظہر بلیو انک"، کتابت کی سیاہی جس کا نام "مظہر سیاہی کتابت" اور "مبارک سیاہی کتابت" رکھا اور جس کے لئے آپ کو مختلف شہروں سے آرڈر آتے۔

وفات سے تقریباً سوا سال پہلے مکرم پیر صاحب کو ایک بڑا صدمہ پیش آیا۔ آپ کا جوان سال بیٹا پیر مبارک احمد صاحب مالک مون لائٹ جنرل سٹور اگولبانہ اور ربوہ سکوٹر پر جاتے ہوئے احمد نگر کے قریب حادثہ کا شکار ہو گئے اور موقعہ پر ہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اس صدمہ سے آپ کی صحت کمزور سے کمزور تر ہوتی گئی۔ وفات سے صرف آٹھ دن پہلے اپنے کمرہ سے باہر جانے کے لئے نکل رہے تھے کہ چکر آ گیا اور گر گئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو جب اطلاع ہوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط نمبر ۱۹

فہرست وصولی چندہ مہمانخانہ مستورات

ذیل میں مہمان خانہ مستورات کی تفصیل کی انیسویں فہرست شائع کی جا رہی ہے۔ اس وقت تک صرف ایک لاکھ اٹھتر ہزار دوسو نواسی روپے ستاسی پیسے بہنوں نے جمع کئے ہیں جبکہ مہمان خانہ کی تعمیر کی تکمیل کے لئے تین لاکھ اٹھائیس ہزار روپے چاہئیں۔ تمام بہنیں جو ایک دفعہ چندہ دے چکی ہیں۔ جتنا انہوں نے دیا ہے کم از کم اس کا نصف اور دیں۔ اور جو استطاعت رکھتی ہیں وہ اس سے بھی زیادہ دیں جو بہنیں ابھی تک شرکت نہیں کی وہ اب بھی چندہ دے کر شامل ہو جائیں۔ یہ تفصیل ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۶ء تک کی ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

محترمہ امۃ الباسط صاحبہ اہلیہ عزیز احمد صاحب دارالعلوم غربی ربوہ	۱۰/-
" سعیدہ مجید صاحبہ " مجید احمد صاحب " "	۱۰/-
" طیبہ حبیب صاحبہ " کمال الدین حبیب صاحب " "	۲۵/-
" زینب امجد صاحبہ " عمر امجد صاحب " "	۲۰/-
" مبشرہ اشرف صاحبہ " محمد اشرف صاحب " "	۱۰/-
" سلیمہ بیگم صاحبہ " مولوی یاسین صاحب " "	۱۰/-
" صفیہ بیگم صاحبہ " عبدالرشید صاحب " "	۲۰/-
" رفیہ بیگم صاحبہ " ملک عبدالحمید " "	۱۰/-
" قمر شاہین " بنت " "	۲۰/-
" خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم " "	۲۰/-
" زبیدہ خانم صاحبہ " نور الحق صاحب الانور " "	۱۰/-
" صوفیہ حمید صاحبہ " حمید احمد صاحب " "	۱۵/-
" مبارکہ بیگم صاحبہ " ملک سعید احمد صاحب " "	۱۰/-
" صدیقہ نزہت صاحبہ " عبدالغفار صاحب " "	۲۰/-
" رشیدہ بیگم صاحبہ " رانا فضل محمود صاحب " "	۱۰/-
" افتخار بیگم صاحبہ " سلیم احمد صاحب " "	۲۰/-
" حمیدہ بیگم " والدہ ناز احمد ناصر " "	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ "	۹۹/-
محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد احمد عدنی صاحب دارالصدر غربی الف ربوہ	۵۰/-
" سکینہ بیگم صاحبہ " "	۱۰/-
" نسرین جبار صاحبہ دارالرحمت شرقی ۲ "	۱۸/-
لجنہ اماء اللہ " "	۱۹/-
محترمہ غلام ذکیہ صاحبہ باب الابواب ربوہ	۱۵/-
" امۃ اللہ پروین صاحبہ "	۱۰/-
" حمیدہ بی بی صاحبہ "	۱۰/-
" محمودہ بیگم صاحبہ "	۱۰/-
" آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد الدین صاحب وہاڑی	۱۰۰/-
" مبارکہ بیگم صاحبہ " ملک عباد اللہ صاحب "	۵۰/-
" مجیدہ بیگم صاحبہ " عبدالکریم صاحب "	۲۰/-
" حفیظہ بیگم صاحبہ " چوہدری عبدالسلام صاحب "	۵۰/-
" صادقہ بیگم صاحبہ " چوہدری جلال الدین صاحب "	۵۰/-
" حفیظہ بیگم صاحبہ " راجہ حفیظ احمد صاحب "	۵۰/-
" نعیمہ بیگم صاحبہ " شیخ سلیم احمد صاحب "	۱۰/-
" جمیلہ بیگم صاحبہ " چوہدری نور محمد صاحب "	۴۰/-
" زہرہ بیگم صاحبہ " ملک نصیر احمد صاحب "	۵۰/-
" فرحت بیگم صاحبہ " خان حفیظ احمد خان صاحب "	۱۰/-
" رشیدہ بیگم صاحبہ " ملک بشیر الدین صاحب "	۱۰/-
" رفیعہ بیگم صاحبہ " ملک محمد عثمان صاحب "	۵۰/-
" اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد عبداللہ صاحب "	۱۰/-
محترمہ منیرہ بیگم صاحبہ قریشی محمد یوسف صاحب بریلوی دارالصدر۔ ربوہ	۱۰۰/-
لجنہ اماء اللہ پھیرو چیچی	۳۲۴/-
" " مونگ	۹۶/-
محترمہ اہلیہ صاحبہ میاں غلام رسول صاحب ڈیرہ غازیخان	۵۰/-
" حافظ محمد عمر صاحب "	۱۰/-
" آغا محمد بخش صاحب مرحوم "	۲۰۰/-
لجنہ اماء اللہ "	۲۶/-
محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حبیب چغتائی صاحب واہ کینٹ	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ "	۸۵/-
محترمہ والدہ صاحبہ مبشر احمد صاحب خانیوال	۱۰/-
" عنایت بیگم صاحبہ دارالرحمت شرقی ۲ ربوہ	۱۰/-
" نصرت جہاں نیر صاحبہ اہلیہ مرزا محمد یوسف صاحب نیر پتوکی	۱۰/-
" محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ احمد حسین صاحب "	۲۰/-
" مبارکہ بیگم صاحبہ " مرزا لطیف بیگ صاحب "	۱۰۰/-
" اہلیہ صاحبہ مرزا سعید بیگ صاحب "	۵۰/-
" ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم الٰہی بخش صاحب "	۱۵/-
" بشریٰ بیگم صاحبہ " منور احمد صاحب ضیاء "	۱۰/-
" منیرہ بیگم صاحبہ " تدبیر احمد صاحب بھٹی "	۱۰/-
" امۃ اللطیف صاحبہ " بشیر الحسن صاحب "	۱۰/-
" صفیہ بیگم صاحبہ " محمد اشرف صاحب "	۱۰/-
" اہلیہ صاحبہ چوہدری اللہ دتہ صاحب ورک "	۴۰/-
" مبشرہ بیگم صاحبہ اہلیہ حفیظ احمد صاحب "	۱۰/-
" قدسیہ بیگم صاحبہ " افتخار احمد صاحب "	۱۰/-
" اہلیہ صاحبہ محمد سلیم صاحب "	۱۵/-
لجنہ اماء اللہ پتوکی	۲۰/-
" ملتان	۹۹/-
" شیخوپورہ	۱۳۷۱/-
" لائلپور	۲۰۰/-
" بہاولپور	۷۰/-
" فیکٹری ایریا شاہدرہ	۴۵/-
" ساہیوال	۶۹۵/-
" کوٹلی آزاد کشمیر	۱۰۰/-
" ماریشس	۱۴۴۶/۵۷
" شیخ پور	۶۴/-
" گولیکی	۳۰/-
" مظفر گڑھ	۳۵/-
" چک ۵۶۵ لائلپور	۲۷۵/-
لجنہ اماء اللہ ترگڑی	۵۶/-
محترمہ مسز انور شاہ صاحبہ شاہ کوٹ	۱۰۰/-
" مسز اشتیاق شاہ صاحبہ "	۱۰۰/-
" رشیدہ احمد دین صاحبہ پھلوال	۵۰/-

میزان : ۶۸۷۱ — ۵۷

سابقہ وصولی : ۱۷۱۱۸۰ — ۷۵

کل میزان ۱۴ اکتوبر تک : ۱۷۸۰۵۲ — ۳۲

ذکر خیر بقیہ صفحہ ۴

تو ایک ڈاکٹر کو علاج کے لئے ارشاد فرمایا۔ آپ کی وفات پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کئی صاحبزادگان اور خواتین مبارکہ نے آکر تعزیت فرمائی۔ نوے سال عمر پائی۔ آپ نے تین بیٹے مکرم پیر عبدالرحیم صاحب، پیر سلطان احمد صاحب، پیر ہارون رشید صاحب اور دو بیٹیاں صفیہ بیگم صاحبہ بیوہ مولوی بدل الرحمان صاحب مرحوم اور امۃ الحکیم صاحبہ جو خاکسار کی اہلیہ ہیں۔ یادگار چھوڑے ہیں پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں چالیس کے قریب ہیں۔ مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان کے عقد میں آپ کی ایک نواسی ہے۔

الغرض آپ ایک متوکل درویش بزرگ تھے اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے والے تھے جو کہ الٰہی میں ہی وقت گزارتے تھے

"اے خدا بر تربت او ابر رحمت ہا ببار"

درخواست ہائے دعا

(۱) عزیزہ شگفتہ شہزادی بنت میاں محمد اصغر صاحب لکور ٹمبر کارپوریشن لاہور بیمار ہیں عزیزہ کی بیماری والدین کے لئے پریشانی کا موجب ہے۔ احباب کرام عزیزہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

(۲) عاجز کی اہلیہ محترمہ جو حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کی بھتیجی ہیں شدید بیمار ہیں۔ بظاہر حالت تشویشناک ہے۔ ذہنی توازن بھی قائم نہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت سے نوازے اور مجھے پریشانیوں سے نجات بخشے

(خورشید بیگ مرزا دہلوی۔ ضروریات جنرل سٹور بغداد روڈ۔ بہاولپور)

(۳) مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب چیرمین دار النصر غربی ربوہ کا سول ہسپتال لائلپور میں زود تشخیص پیشاب کی وجہ سے آپریشن گزشتہ عشرہ میں ہوا ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے پہلے سے کچھ افاقہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب موصوف کو جلد سے جلد مکمل شفاء عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد ممتاز حسین امتیاز کارکن صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

(۴) اللہ تعالیٰ نے میرے بھائی ارشاد احمد صاحب ورک ایڈووکیٹ کو دو توام لڑکے عطا فرمائے ہیں۔ بچے کچھ کمزور ہیں۔ اس لئے میں احباب جماعت کی خدمت میں بچوں کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ میں خود بھی بعارضہ فالج بیمار ہوں۔ دعا کی محتاج ہوں۔

مجیدہ بیگم اہلیہ چوہدری منظور احمد صاحب ورک
تیام پور ورکاں ضلع گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علمِ تاریخ کی پانچ اقسام

عہدِ حاضر میں حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کے بعد سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو یہ شرف و امتیاز حاصل ہے کہ آپ نے تاریخ اور سیرت نگاری کے علم کا اپنی بصیرت کی آنکھ سے مطالعہ کیا خالص قرآنی اور حقائق کی روشنی میں انکو بیان کیا اور آنے والی نسلوں کے لئے ایک دائمی شمع افروزاں کر دی۔ اِس حقیقت کے ثبوت میں "اسلام میں اختلافات کا آغاز"! "اختلافاتِ سلسلہ کی تاریخ"! "دُنیا کا محسن" اُسوۂ حسنہ، نبیوں کا سردار، سیرت خیر الرسل اور سیرت مسیح موعودؑ جیسی تالیفات پر ایک طائرانہ نظر ڈالنا ہی کافی ہے۔

حضور نے ۵ فروری ۱۹۲۳ء کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ایک اجلاس میں دیگر علوم کے ضمن میں علمِ تاریخ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

"علمِ تاریخ ... پانچ قسم کا ہے۔ سیاسی[1]۔ علمی[2]۔ مذہبی[3]۔ قومی[4]۔ جنگی[5] تاریخ۔

سیاسی تاریخ سے یہ مراد ہے کہ کسی قوم کی سیاست پر بحث کرنا۔ اس میں تاریخی واقعات کو بیان کر کے اُن اسباب پر بھی بحث ہو گی جو سیاسی تغیّرات کا موجب ہوئے۔ مثلاً فلاں قوم نے فلاں ملک پر فلاں سنہ میں حملہ کیا اور وہ ہار گئے تو اس کے ساتھ ہی یہ بھی بیان کیا جائے گا کہ اندرونی انتظام کیا تھے۔ رعایا اور بادشاہ کے تعلقات کیا تھے؟

علمی تاریخ میں اِس امر سے بحث ہوگی کہ کیا علوم آتے تھے۔ اُن میں کیا ترقی ہوئی۔ کون سے جدید علوم اُس نے پیدا کئے؟

قومی تاریخ میں اِس کا بیان ہو گا کہ وہ قوم جس کی وہ تاریخ ہے کہاں سے نکلی اور اس میں کیا قبائل تھے؟ اِس کی کیا تقسیم ہے؟ کہاں کہاں پھیلی اور اس کے حالات میں کیا تبدیلیاں ہوئی ہیں؟

جنگی تاریخ میں اِس امر کا بیان ہوگا کہ جنگی حیثیت سے اِس قوم میں کیا تغیّرات آئے؟ یہ حصہ تاریخ کا سیاسی تاریخ سے بالکل الگ ہے۔ سیاسی (تاریخ) میں انتظامی امور پر بحث ہوتی ہے جنگی میں اس قسم کی شجاعت۔ بُزدلی اور فنونِ جنگ سے واقفیت یا عدم واقفیت اور جنگی ضروریات میں ایجادات اور سامانِ حرب کی حیثیتوں پر بحث ہوگی۔

پھر اِس تاریخ کے علم کے ساتھ بعض اَور علوم بھی تعلق رکھتے ہیں، وہ گویا علم التواریخ کی شاخیں ہیں چنانچہ دوسرا علم اس کا جو تاریخ سے تعلق رکھتا ہے وہ فلسفۂ تاریخ ہے اِس کے معنے یہ ہیں کہ کوئی تاریخ جو لکھی جائے اس میں کیا قوانین مدِّ نظر ہوں؟ یا تاریخ کے کیا فوائد ہیں۔ تاریخ نویسی کے کیا اصول ہیں اور مورخ کو کن باتوں کو مدِّ نظر رکھنا چاہیئے ایسا ہی تاریخ نویسی کے فن کی تدریجی ترقیوں اور حالات پر بحث ہوگی۔

تیسرا علم جو اس کی شاخ ہے وہ ذرائع تاریخ ہے۔ اِس میں یہ باتیں بھی داخل ہوتی ہیں کہ کسی ملک یا قوم کی صنعتوں اور روایات سے پتہ لگاتے ہیں۔ ایسا ہی اِس قوم کے مذہب اور عقائد اور رسومات سے بھی پتہ لگاتے ہیں غرض مورخ مختلف ذرائع اور اسباب سے تاریخ کا پتہ لگاتے ہیں"!

(الازھار لذوات الخمار یعنی اوڑھنی والیوں کے لئے پھول بار اوّل ص۱۲۱، ص۱۲۲، بار دوم ص۹۹، ص۱۰۰ مرتبہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ ناشر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

(دوست محمد شاہد)

مطالعہ کتب

ماہِ اگست (ظہور) میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" مقرر ہے خدام اس کا مطالعہ کریں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

محترم چوہدری عمر الدین صاحب آف بھینی کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ میرے والد محترم چوہدری عمر الدین صاحب وینس آف بھینی ضلع گورداسپور جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۷۷ء بمقام چک ۹ متابہ نزد منڈی ڈھاباں سنگھ ضلع شیخوپورہ میں سو برس سے زائد عمر پا کر قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون

مرحوم کی نمازِ جنازہ اگلے روز قبل از دوپہر مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے پڑھائی۔ گرد و نواح کے مقامات کے متعدد احمدی احباب نے جنازہ میں شرکت کی۔ مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی۔

مرحوم اسلام و احمدیت کے لئے بڑی غیرت رکھنے والے تھے، پابند صوم و صلوٰۃ تھے اپنی اولاد کو ہمیشہ تلقین فرمایا کرتے تھے کہ ہمیشہ خلافت کے بابرکت نظام سے وابستہ رہ کر نیکی اور تقوٰی کی زندگی بسر کرو۔ تین لڑکے اور ایک لڑکی (جو سب شادی شدہ اور صاحبِ اولاد ہیں) بطور یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مرحوم کی خوبیوں کا وارث بنائے اور مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(خاکسار عبد المجید وینس چک ۹ متابہ تحصیل و ضلع شیخوپورہ)

تقریب شادی

میری بھانجی عزیزہ فوزیہ سلیم سلمہا بنت خواجہ عبد المجید صاحب کی تقریب رخصتانہ بروز جمعرات ۴ر اگست کو ڈیفنس سوسائٹی کراچی میں عمل میں آئی جس میں متعدد بزرگوں اور دوستوں نے شرکت کی۔ عزیزہ موصوفہ کا نکاح مکرم مولوی عبد السلام صاحب مربّی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کراچی نے بروز جمعہ ۲۹ر جولائی کو احمدیہ ہال کراچی میں عزیزم مفتی مرتضٰی صادق صاحب ابن مفتی منظور صادق صاحب مرحوم سے مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا تھا۔

عزیزہ فوزیہ سلیم محترم قاضی رشید احمد صاحب ارشد مرحوم سابق محاسب صدر انجمن احمدیہ کی نواسی ہیں جبکہ عزیزم مرتضٰی صادق صاحب حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں۔ اگلے روز بروز ہفتہ ۵ر اگست کو مکرم کمانڈر عبد المومن صاحب کے ہاں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام ہوا۔

احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور ثمراتِ حسنہ سے نوازے۔

(امین الرشید ہاشمی حال کراچی)

ضرورت ہے

ایک ڈپلومہ ہولڈر سول انجنیئر جسے بلڈنگ ورک میں تقریباً ۶ سال کا تجربہ ہو اور اتنا عرصہ کسی سرکاری یا غیر سرکاری محکمہ میں تجربہ رکھتا ہو ڈرائنگ، اسٹیمیٹ اور بلنگ کے کام کا وسیع تجربہ رکھتا ہو۔ معقول تنخواہ حسبِ تجربہ۔ رہائش اور کھانا مفت۔ ریٹائرڈ اچھی صحت کے مالک کو بھی موقع دیا جا سکتا ہے۔

خواہشمند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر اپنا BIO DATA مورخہ ۸-۳۰ سے پہلے پہلے ارسال کریں اور درخواست پر اپنے حلقہ کے پریذیڈنٹ کی تصدیق ہونی چاہیئے۔

مینیجنگ پارٹنر چوہدری کنسٹرکشن کمپنی۔ گورنمنٹ کنٹریکٹرز
C/29 ڈریمز کالونی چشمہ
ضلع میانوالی